سوال

(640) ایامِ حیض میں مجامعت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بیوی کے ساتھ اس کے ایام حیض میں مجامعت ہو سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نہیں، یہ بات باجماع مسلمین قطعاناجائز ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا ہے:

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ‌ ٢٢٢ ... سورة البقرة

"یہ لوگ آپ سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، کہہ دیجیے یہ نجاست ہے، سو حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور ان سے مقاربت نہ کرو حتیٰ کہ پاک ہو جائیں، تو جب خوب پاک ہو جائیں تو آؤ ان کو جہاں سے کہ تم کو اللہ نے حکم دیا ہے۔"

اس مسئلے پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حیض کے دنوں میں بیوی سے مباشرت کرنا حلال نہیں ہے۔

اور یہ جو آپ نے بیان کیا ہے کہ ایک قابل اعتماد عالم نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ مابین کوئی حائل اور موجود ہو([1]) تو یہ آدمی جلد باز ہے یا حدیث نبوی سے جاہل ہے جس نے ایسا فتویٰ دیا ہے۔ ایسے آدمی سے پوچھا جا سکتا ہے کہ بالفرض اگر کوئی مرد کنڈوم (غبارہ) چڑھا کر کسی اجنبی عورت سے مجامعت کرے تو کیا یہ زنا ہو گا یا نہیں؟

---

[1] فائدہ:۔۔۔۔ایام حیض میں شوہر کے لیے اس حد تک تو جائز ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ بوس وکنار کرے، اکٹھے لیٹ جائیں مگر جنبی عمل حرام ہے۔ جیسے کہ سنن ابی داود وغیرہ میں ثابت ہے کہ:'عن میمونة قالت ان النبی ﷺ کان یباشر المراۃ من نسائه وھی حائض اذا کان علیھا ازار الی انصاف الفخذین او الرکبتین تحتجز به'(سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب فی الرجل یصیب منھا مادون الجماع، حدیث:267)۔''عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت کان رسول اللہ ﷺ یامرنا فی فرح حیضتنا ان نتزر ثم یباشرنا وایکم یملک اربه کما کان رسول اللہ ﷺ یملک اربه'(حدیث:273) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم جب حیض کے شدت کے ایام میں ہوتیں تو آپ ہمیں حکم دیتے کہ چادر باندھ

لیں، پھر آپ ہمارے ساتھ لیٹ جایا کرتے۔ مگر تم میں سے کون ہے جو اپنے جذبات پر ضبط رکھ سکے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضبط کر سکتے تھے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 452

محدث فتویٰ